## سوال

(370)حج میں قربانی حکومت کے ذریعہ کوپن پر کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم حج کے لئے مکہ مکرمہ آتے ہیں، ہمارے چند پاکستانی ساتھیوں نے کہا ہے کہ آپ حکومت کے ذریعے قربانی کا کوپن پر نہ کریں پتہ نہیں یہ لوگ قربانی کرتے ہیں یا نہیں ؟ آپ اس کی رقم ہمیں دے دیں۔ ہم آپ کی طرف سے قربانی کر دیں گے، لیکن ان کی رہائش حدود کعبہ اور منیٰ سے باہر ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟ وضاحت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکومت سعودیہ کو اللہ تعالیٰ قائم دائم رکھے، اس نے حجاج کرام کی خدمت کے لئے بہت کام کیا ہے، اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے خزانے کھول رکھے ہیں آج کل وہاں جو سہولتیں میسر ہیں چند سال قبل ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، ان سہولتوں میں سے ایک سہولت یہ ہے کہ انہوں نے حجاج کرام کے لئے قربانی کی ایک سکیم کا آغاز کیا ہے کہ وہ قربانی کی رقم لینے کے بعد حجاج کو ایک وقت دے دیتے ہیں کہ ہم اس وقت آپ کی طرف سے قربانی کر دیں گے۔ اس کے بعد آپ دوسرے کام کر سکتے ہیں۔ حجاج کرام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی خود قربانی کرنا چاہے تو اسے اجازت ہوتی ہے لیکن اس کے لئے خاص دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کی اسکیم کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس طرح گوشت ضائع نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی نگرانی میں محفوظ کر کے دیگر ممالک میں بھیج دیتے ہیں جہاں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ صورت مسئولہ میں حکومت کی اس اسکیم کے متعلق جو شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اسے کسی صورت میں مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر کسی کا دل مطمئن نہ ہو تو حکومت کی طرف سے کوئی دباؤ نہیں کہ ضرور اس میں شمولیت کی جائے لیکن اسے مشکوک قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ اس کے متبادل جو صورت پیش کی گئی ہے اس میں کیا ضمانت ہے کہ ضرور ذبح کریں گے، پھر ان کا گھر مکہ اور حدودِ منیٰ سے باہر ہے۔ جبکہ قربانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ منیٰ یا حدود مکہ میں ذبح کی جائے، اگر منیٰ یا مکہ سے باہر ہی ذبح کرنا ہے تو اسے پاکستان میں کیوں ذبح نہیں کیا جا سکتا؟ بہر حال انسان کو چاہیے کہ وہ خود ذبح کرے یا حکومت کی اسکیم میں شمولیت اختیار کرے۔ اس طرح شکوک وشبہات پھیلانے والوں سے ہوشیار رہیں، یہ اکثر مفاد پرست ہوتے ہیں باتوں سے حجاج کرام کو دھوکہ دیتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ اصحاب الحدیث**

جلد:2 صفحہ:381